سلسلہ نمبر: ۹

مذہبِ اسلام اور ہماری ذمہ داریاں

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

سائٹ کراچی، پاکستان فون 021-32575229 - 021-32575228

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

مذہب اسلام اور ہماری ذمّہ داری

اسلام کا معنی و مفہوم:

اسلام کا لفظ س، ل، م سے نکلا ہے، اس کے لغوی معنی بچنے، محفوظ رہنے، امن وسلامتی پانے اور فراہم کرنے کے ہیں۔

حدیث نبوی میں اس لغوی معنی کی مناسبت سے ارشاد ہے:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ

(بخاری شریف)

ترجمہ: ”بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں“۔

لغت کے اعتبار سے اسلام ان معانی پر دلالت کرتا ہے۔

ا۔ خود امن وسکون پانا، دوسرے افراد کو امن وسلامتی فراہم کرنا اور کسی چیز کی حفاظت کرنا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یَهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ (مائدۃ :١٦)

ترجمہ: اس (کتاب) کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سلامتی کی راہ دکھلاتے ہیں ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہوتے ہیں۔

۲۔ ”اسلام“ کا دوسرا مفہوم ماننا، تسلیم کرنا، جھکنا اور اطاعت اختیار کرنا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (بقرۃ ۱۳۱)

ترجمہ: جب اُن سے فرمایا اُن کے رب نے کہ فرمانبردار ہو جا۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں رب العالمین کا فرمانبردار ہوں۔

اسلام کا اصطلاحی معنیٰ:

صحیح مسلم میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ا نے فرمایا: ”اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ا اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ (مسلم)

ایک اور حدیث صحیح میں اسلام کی حقیقت کو یوں بیان کیا گیا ہے ”اسلام یہ ہے کہ تم اپنا دل اللہ کے حوالہ کردو، اپنا چہرہ اللہ کی طرف پھیر دو، فرض نمازیں پڑھو اور فرض زکوۃ ادا کرو“ (احمد)

اللہ تعالیٰ کے ہاں اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین مقبول نہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ (آل عمران ۸۵)

ترجمہ: ”اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا“۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ انے فرمایا:

”قیامت کے دن بندوں کے اعمال پیش کیے جائیں گے، چنانچہ نماز آئے گی اور کہے گی کہ اے پرور دگار! میں نماز ہوں، اللہ فرمائے گا، تو خیر پر ہے، پھر زکوۃ آئے گی اور کہے گی کہ اے پرور دگار! میں زکوۃ ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو بھی خیر پر ہے، پھر روزہ آئے گی اور کہے گا کہ اے پرور دگار! میں روزہ ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو بھی خیر پر ہے، اس کے بعد بندہ کے باقی اعمال اسی طرح حاضر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم سب خیر پر ہو پھر اسلام حاضر ہو گا اور کہے گا کہ اے پرور دگار! تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو بھی خیر پر ہے، آج میں تیری ہی وجہ سے مواخذہ کروں گا اور تیری ہی وجہ سے عنایت کروں گا۔ (مسند احمد)

غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت کی ضرورت:

اسلام ایک عالمگیر اور آفاقی مذہب ہے جس کے مخاطب سارے انسان اور جنات ہیں، آپ ا کی بعثت سارے عالم کے لیے ہوئی، آپ کے بعد گزشتہ تمام شریعتوں کو منسوخ کردیا گیا، اب شریعت محمدیہ کے علاوہ اور کوئی شریعت قابل قبول نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إن الدِّينَ عند اللهِ الإِسلَامُ (آل عمران آیت ۱۹)

ترجمہ: ’’اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے‘‘ ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (آل عمران آیت ۸۵)

ترجمہ: ’’اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا‘‘۔

ایک اور مقام پر آپ ا کے بارے میں فرمایا:

قُلْ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (سورۂ اعراف ۱۵۸)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں“

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب اور آپ ا کی نبوت ورسالت رہتی دنیا کے ہر جن وانس کے لیے ہے۔

الحمدللہ! ہم سب مسلمان ہیں اور اسلام کی گرانقدر نعمت میں پل رہے ہیں، اس نعمت کا صحیح اندازہ وہی کر سکتا ہے جس نے کبھی گمراہی کی تاریکی میں کچھ وقت گزارا ہو۔ آج دنیا کی اکثریت اس نعمت سے محروم ہو کر خسارے میں ہے۔ آج کی دنیا میں بڑے بڑے ڈاکٹرز، انجینئرز، فلاسفر، ستاروں پر کمندیں ڈالنے والے اور شمس و قمر کے فاصلے سمیٹنے والے سائنسدان موجود ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ انہیں خالق کائنات کا عرفان حاصل نہیں ہو سکا کیونکہ انہوں نے ایسے گھرانوں میں آنکھیں کھولی ہیں جہاں اسلام کی روشنی نہیں پہنچ سکی ہے۔

ایسے گم کردہ راہوں کو راہ راست پر لانے کے لیے ہمارے حبیب انے اپنی 23 سالہ زندگی میں شب وروز محنت کی، انسانیت کے غم میں راتوں کی نیند اور دن کے آرام کو خیر باد کہا اور ہر وقت ہر لمحہ اور ہر جگہ یہی فکر ستاتی رہی کہ انسانیت اس پیغام حق کو قبول کر لے، آخر اللہ کے نبی نے کوہ صفا پر چڑھ کر کس

کو پیغام حق سنایا تھا؟ منڈیوں، میلوں اور حج کے ایام میں گھوم گھوم کر کس کو دعوت دیا کرتے تھے؟آپ انے کسے دعوت دین کے لیے طائف کا سفر کیا تھا؟ آپ انے مصعب بن عمیرؓ کو یثرب کیوں بھیجا تھا؟آپ انے مختلف مذاہب اور مختلف ممالک کے بادشاہوں کے پاس اپنے سفراء کیوں بھیجے تھے؟ ان سارے سوالات کا جواب ایک ہی ہے کہ آپ انے اپنی دعوت کا ہدف ان گم کردہ راہوں کو بنایا تھا جو دین فطرت سے منحرف ہوگئے تھے۔آج بھی مسلمانوں کی اصلاح کے مقابلے میں اسلام کی دعوت غیروں تک پہنچانے کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کہ اس وقت تھی۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ کسی ڈاکٹر کے پاس دو مریض لائے جائیں، ایک کو کھانسی کی شکایت اور دوسرے کا گلہ کٹ چکا ہے ایسے نازک مرحلے میں ڈاکٹر کس مریض کو ہاتھ لگائے گا؟ ظاہر ہے اس مریض کا علاج پہلے کرے گا جس کا گلہ کٹ چکا ہے کیونکہ اس کو فوری علاج کی ضرورت ہے۔

اگر کوئی یہ سوچتا ہے کہ پہلے مسلمانوں کو پورے طور پر دیندار بنادیں گے پھر غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دی جائے گی تو ایسا کبھی ہوگا ہی نہیں، اللہ کے رسول ا کے مبارک زمانے میں بھی مسلمان اصلاح کے محتاج تھے لیکن آپ انے اپنی توجہ صرف مسلمانوں ہی پر مبذول نہ رکھی بلکہ مسلمانوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کو دعوت دین کا فریضہ بھی ساتھ ساتھ

انجام دیتے رہے۔ آپ اکا یہ عملی اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ہر دور میں مسلمانوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ تعارف اسلام کا کام جاری رہنا چاہیے۔

آج کا جدید دور ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے منصب کو پہچانیں کہ ہمارا اصل کام تمام انسانیت کو دین اسلام کے پرچم تلے جمع کرنا ہے، ہمارے پاس اسلام کی وہ تعلیمات ہیں جن کی بناء پر ہم انسانیت کے لیے قائد و رہبر کی حیثیت رکھتے ہیں، لہٰذا ہمارا فرض بنتا ہے کہ اسلام کی جو عظیم اور بیش بہا نعمت ہمیں حاصل ہے اس کو ہم دوسروں تک بھی پہنچادیں، یہ ہماری ذمہ داری ہے اس کو ادا کر کے ہم کل روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو سکتے ہیں۔ آیئے! اس بات کا عہد کریں کہ ہم اسلام کا آفاقی پیغام گھر گھر پہنچا کر اس کی آفاقیت سے لوگوں کو آگاہ کریں گے۔ اور جو لوگ اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر کے اس کے دامن میں داخل ہوں اُن کی ہر طرح سے مدد و اعانت کر کے اپنی دینی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے۔

اسلام کے ثمرات اور اس کی خوبیاں:

اسلام کے عظیم فضائل، لائق تعریف اثرات اور عمدہ نتائج ہیں، ان میں چند چیزیں حسب ذیل ہیں:

ا۔ صحیح اسلام دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کا باعث ہے۔

۲۔ اسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ (لوگوں کو) کفر کی تاریکیوں سے نکال کر اسلام اور ایمان کی روشنی کی طرف لاتا ہے۔

۳۔ اسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرمادیتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا:

{قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ} (سورۃ الانفال: ۳۸)

ترجمہ: آپ ان فروں سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ لوگ (کفر سے) باز آجائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں معاف کر دیئے جائیں گے۔

اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث جو ان کے اسلام لانے کے واقعہ کے سلسلہ میں ہے، اس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اپنا دست مبارک بڑھایئے تاکہ میں بیعت کروں، آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا آپ نے فرمایا: اے عمرو! تمہیں کیا ہو گیا؟ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: میں شرط رکھنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: کس چیز کی شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اس بات کی کہ (اللہ) میرے (سابقہ) گناہوں کی مغفرت فرمادے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟" (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

ترجمہ: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اسلام اپنے سے پہلے کے گناہوں کو مٹادیتا ہے اور ہجرت اپنے سے پہلے کے گناہوں کو مٹادیتی ہے، اور حج اپنے سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

۴۔ اسلام جہنم سے نجات کا سبب ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک یہودی لڑکا آپ ا کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار پڑ گیا تو آپ ا اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور اس کے سر کے پاس بیٹھے اور فرمایا: اسلام قبول کرلو، لڑکے نے پاس کھڑے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس نے کہا: ابوالقاسم ا کی بات مان لو، چنانچہ اس نے اسلام قبول کرلیا، اور نبی کریم ا یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے:

"الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ" (صحیح بخاری)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اسے جہنم کی آگ سے نجات عطافرمائی۔

۵۔ فلاح وکامرانی اور عظیم کامیابی اسلام کے ثمرات میں سے ہے، چنانچہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ا نے فرمایا:

"قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافاً، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ" (صحیح مسلم)

ترجمہ: جو شخص اسلام لایا اور اسے بقدر کفاف (گزر بسر کی) روزی عطا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کردہ چیزوں پر قانع (قناعت کرنے والا) بنادیا وہ کامیاب و کامران ہو گیا۔

۶۔ اسلام کے باعث اللہ تعالیٰ نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ا نے فرمایا:

إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللهَ (صحیح مسلم)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی اچھی طرح اسلام قبول کرلیتا ہے تو وہ جو بھی نیکی کرتا ہے اسے (بڑھا کر) دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھا جاتا ہے، اور وہ جو بھی برائی کرتا ہے اسے اتنا (برائی کے برابر) ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔

۷۔ صحیح اسلام کی بدولت تھوڑا عمل بھی زیادہ ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب ہتھیار سے لیس ایک شخص رسول اللہ ا کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ: اے اللہ کے رسول! میں جہاد کروں یا اسلام لاؤں؟ تو آپ ا نے فرمایا: پہلے

اسلام لاؤ پھر جہاد کرنا، چنانچہ وہ شخص اسلام لایا اور پھر جہاد کیا یہاں تک کہ قتل کردیا گیا، توآپ انے فرمایا:

"عَمِلَ قَلِيْلاً وَّأُجِرَ كَثِيْراً"(صحیح بخاری)

ترجمہ: اس نے عمل تو تھوڑا کیا لیکن زیادہ اجر سے نوازا گیا۔

۸۔ ساری بھلائی اسلام ہی میں ہے، عرب و عجم میں جو بھی خیر و بھلائی ہے اسلام ہی کی بدولت ہے، حدیث میں ہے:

"أَيَّمَا أَهْلُ بَيْتٍ مِّنَ الْعَرَبِ أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللهُ بِهِمْ خَيْراً أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ"۔ (مسند احمد ۳/۴۷۷)

ترجمہ: عرب یا عجم (غیر عرب) کے جس گھرانے والوں کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس میں اسلام داخل فرمادیتا ہے۔

نومسلموں کا مقبول اسلام اور ہماری ذمہ داریاں

ا۔ حسن اخلاق کا معاملہ:

ایک نومسلم قبول اسلام کے بعد گویا ایک نئ دنیا میں داخل ہوتا ہے جہاں اس کا واسطہ ایک ایسے سماج سے پڑتا ہے جو اس کے لیے غیر مانوس ہوتا ہے۔ جہاں پر ایک طرف تو اس کے لیے اسلام کی حفاظت اور اس پر کاربند ہونے کا

مسئلہ ہوتا ہے تو دوسری طرف اکثر کو خاندانی جائیداد سے محرمی، خاندان کی مخالفت اور قوم کی ایذاء رسانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں ہر قدم پر اس کی اعانت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس کے لیے مسلم معاشرہ بہترین متبادل بن سکے، اسے اپنائیت کا احساس ہو اور وہ بآسانی نئے معاشرے میں ضم ہوسکے، پیارے نبی ا کی سیرت سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ جن لوگوں نے آپ ا کی دعوت پر لبیک کہا پہلے ہی دن بھائی بھائی بن گئے اور اپنے مسلم بھائی کو سب کچھ دینے کے یے تیار ہوگئے، کیونکہ اسلام نے ان کے دِلوں میں ایسی روح پھونکی تھی کہ وہ اسلام کو گلے لگاتے ہی مسلم معاشرے کا اٹوٹ حصہ بن جاتے تھے۔ پھر تاریخ کے ہر دور میں نو مسلموں کے ساتھ مسلم معاشرہ نے ایسی ہی بے مثال اخوت و بھائی چارگی کا معاملہ کیا۔

آج بھی غیر مسلم اسلام کی فطری تعلیمات سے متاثر ہوکر جوق در جوق اسلام میں داخل ہورہے ہیں اور ہمارے مسلم معاشرے کا باقاعدہ حصہ بن رہے ہیں، اگر ہم ان نو مسلم بہن بھائیوں کا خیر خواہی سے استقبال نہ کریں گے توآخر کون کرے گا؟

۲۔ مبارکباد کے کلمات:

اگر کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے تو ہماری ذمہ داری ہے کہ گرم جوشی

سے اس کا استقبال کریں، مصافحہ و معانقہ کریں کیونکہ حسنِ استقبال نو مسلم کے لیے اسلام میں پہلا پیغام ہوتا ہے جو اسے دین پر ثابت قدم رکھنے میں معاون بنتا ہے جبکہ دوسری صورت میں قبول اسلام کے وقت اس سے بے توجہی برتنا اسلام سے متنفّر کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ قبول اسلام کی اس ایمان افروز ساعت میں نو مسلم کو اس بات سے مطلع کیا جائے کہ اس نے آج ایسی بیش قیمت نعمت حاصل کی ہے جس کے مقابلہ میں دنیا کی ساری نعمتیں ہیچ ہیں، انہیں یہ بتایا جائے کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے ان سے جو بھی غلطیاں ہوئی تھیں قبولِ اسلام کے بعد وہ سارے گناہ معاف ہو چکے ہیں اور اب وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو چکے ہیں۔

۳۔ اُسے معاشرے کا اہم فرد ہونے کا احساس دلانا:

جب ایک غیر مسلم کلمہ شہادت کے اقرار کے بعد ہمارا دینی بھائی بن گیا تو اب اس کو خاص احترام دیں، اس کو یہ احساس دلائیں کہ مسلم معاشرے کو اس جیسے افراد کی سخت ضرورت ہے۔ اسلام سے پہلے اسے معاشرے میں جو وقار حاصل تھا قبول اسلام کے بعد اس کو برقرار رکھا جائے، کیونکہ اللہ کے نبی انے اس بات کا خاص اہتمام فرمایا تھا چنانچہ اسلام سے پہلے جو لوگ سپہ سالار تھے اسلام لانے کے بعد بھی وہ سپہ سالار بنائے گئے۔ جن میں خالد بن ولید رضی اللہ

عنہ، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابو جہل سر فہرست ہیں۔ یہ طریقہ نو مسلم کے اسلام پر ثابت قدمی کا سبب بنے گا اور اسے احساس ہو گا کہ اس نے اسلام قبول کر کے اپنی شخصیت کو باوقار بنایا ہے۔

۴۔ جذبات کا احترام:

نو مسلم خواہ جس سماج سے بھی تعلق رکھتا ہو اور اپنے سماج میں جیسا بھی مقام رکھتا ہو اس کے پاس بھی جذبات ہیں جن کا احترام نہایت ضروری ہے۔ کوئی انسان اپنے جذبات کو ٹھیس پہنچتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ بسا اوقات طنز اور مذاق کے کلمات اتنے سخت ہوتے ہیں کہ اسلام کی آفاقیت دِل میں ہونے کے باوجود مسلمانوں سے نفرت سی ہونے لگتی ہے بلکہ اِس طرح نازیبا کلمات نو مسلم کو اپنی سابقہ زندگی کی طرف لوٹ جانے پر بھی مجبور کر سکتے ہیں۔

۵۔ مُسکرا کر ملنا:

سچی مسکراہٹ دِل میں پاکیزہ جذبات کے وجود کا پتہ دیتی ہے، ایک مسلمان سے مسکرا کر ملنا باعث اجر و ثواب ہے اس لیے نو مسلم سے جب اور جہاں کہیں ملیں کشادہ پیشانی سے ملیں، چہرہ کِھلا ہوا ہو تا کہ اپنائیت کا احساس ہو۔

٦۔ نرمی اور آسانی کا برتاؤ:

نو مسلموں کے ساتھ نرمی و بردباری اور شفقت سے پیش آئیں، اور کسی

بھی معاملے میں سختی نہ برتیں، کیونکہ دین آسان ہے (بخاری) اور اللہ تعالیٰ نے دین میں کسی قسم کی تنگی نہیں رکھی ہے۔ (الحج 78)۔ اسلام کے بنیادی خصائص میں سے ایک اہم خصوصیت نرمی اور آسانی کا معاملہ کرنا ہے، اسلام کے اوامر اور نواہی میں آسانی اور سہولت کو پیش نظر رکھا گیا ہے، اللہ کے رسول اجب کسی کو دعوتی مہم پر بھیجتے تو فرماتے یَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، آسانی کرو، سختی مت برتو۔ (بخاری) اس لیے شروع میں نو مسلموں کی معمولی کوتاہیوں کو نظر انداز کرنا چاہیے اور پیار اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے دین کے احکامات بیان کیے جائیں۔ چاہے واجبات کا حکم دے رہے ہوں یا منہیات سے روک رہے ہوں ہر صورت میں نرمی کا پہلو اختیار کریں کسی بھی طرح کی کوتاہی یا غلطی ہونے کی صورت میں اصلاح کے وقت سخت رویہ ہر گز اختیار نہ کریں کیونکہ ماضی کی عادتوں کو بیک وقت ذہن سے نکالنا ممکن نہیں۔

۷۔ تدریج کا راستہ اختیار کرنا:

یہ بات دعوت کی حکمت کے خلاف ہے کہ احکامات کے معاملے میں نو مسلموں پر سختی برتی جائے اور بیک وقت انہیں دین کے سارے احکام کا مکلّف کردیا جائے۔ اگر تدریج کا راستہ اختیار نہیں کریں گے تو ممکن ہے کہ وہ اسلام سے پھر جائیں یا اسلامی احکامات کی بجاآوری میں سست پڑ جائیں۔ لہٰذا نو

مسلموں کے سامنے دین کے احکام بتدریج پیش کیے جائیں، شرعی احکام کی تلقین میں جلد بازی نہ کی جائے، اتنے ہی احکام کا مکلّف کیا جائے جس کی وہ طاقت رکھتے ہوں، طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنے سے طبیعت میں اُکتاہٹ پیدا ہوگی اور ممکن ہے کہ وہ دین کو مشکل سمجھنے لگیں، اسی لیے اللہ کے رسول ا نے فرمایا ”دین میں تکلف کرنے والے اور شدت برتنے والے ہلاک ہوگئے“ (مسلم)

۸۔ راہ ورسم رکھنا:

قبول اسلام کے دن سے ہی نو مسلم بھائی کا ایک ایسا دوست ضرور ہونا چاہیے جو تقریباً ہر وقت اس کا ساتھ رہے اور اس کے عمل اور کردار سے یہ نو مسلم دین کی باتیں سیکھتا رہے۔ البتہ دوست ایسا ہونا چاہیے جو صحیح عقیدہ رکھنے ولا ہو، صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو اور بردباد ہو تاکہ اس کی دینی نگرانی ہوتی رہے۔ اس لیے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ نومسلموں سے راہ و رسم رکھے اور اسے اپنائیت کا احساس دلاتا رہے۔

۹۔ طلب علم کی ترغیب:

کلمہ شہادت کے اقرار کے بعد اس کے تقاضے پر عمل کرنے کے لیے اسلام سیکھنے کی ضرورت ہے لہٰذا نو مسلم کو کسی دینی ادارے کے ساتھ منسلک

کردیا جائے تاکہ اس کی دینی و اخلاقی تربیت ہو تاکہ وہ درست طریقے سے تعلیمات اسلامی سے آگاہ ہوکر اس کے فوائد سے مستفید ہوسکے۔

۱۰۔ حسن ظن رکھنا:

اگر کسی مرد یا عورت نے اسلام قبول کیا ہے تو اس کے بارے میں اپنے دل میں اچھا خیال رکھتے ہوئے اس کے اسلام کو پروان چڑھانے میں لگ جائیں، اگرچہ اس کے قبول اسلام کا بظاہر کوئی معقول سبب نہ ہو۔ تجربہ اس بات کا شاہد ہے کہ کتنے غیر مسلموں نے کسی مادی یا معنوی فائدے کے لیے اسلام قبول کیا لیکن پھر وہ سچے مسلمان بن گئے، حقیقت بھی یہ ہے کہ ہمیں ظاہر پر حکم لگانے کا مکلّف بنایا گیا ہے باطن پر نہیں، کچھ لوگوں کے خیالات ہمیشہ منفی ہوتے ہیں۔ ہر نومسلم کے بارے میں وہ سمجھتے ہیں کہ اس نے کسی دنیوی فائدے کے لیے اسلام قبول کیا ہے اور ایسے ہی لوگوں کی بدظنی کے وجہ سے نو مسلم اسلام سے متنفر ہوجاتے ہیں۔

۱۱۔ صبر کی تلقین:

نومسلم بھائی کو پہلے دن ہی صبر کی تلقین کی جائے کہ رہِ استقامت میں صبر ناگزیر ہے، حق کو اپنانے کی وجہ سے اس کے لیے آزمائش کے دروازے کھل سکتے ہیں بلکہ ضرور کھلیں گے، گھر کے افراد تعلق ختم کرسکتے ہیں، ملازمت

سے متعلق آزمائش آسکتی ہے، دوست واحباب مذاق اڑائیں گے، جاہل مسلمانوں کی طرف سے بھی آزمائش آسکتی ہیں، ان سب کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں کیونکہ راہِ حق میں مصیبتوں کا سامنا کرنا ناگزیر ہے۔

۱۲۔ دینی ماحول فراہم کرنا:

اپنے نو مسلم بھائی کے لیے دینی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کریں، اپنے ہمراہ سے مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے لے جائیں، پیار و محبت سے اس کو نماز کی تلقین کریں، کبھی قبرستان کی زیارت کے لیے چلے جائیں، کبھی مستند علمائے دین کی مجالس میں حاضر ہوں، مساجد میں منعقد ہونے والے دینی اجتماعات میں ان کو ساتھ لے کر جائیں۔ ان کی دین پر ثابت قدمی کے لیے اللہ پاک سے دُعا کرتے رہیں، ہر حال میں یہ کوشش ہو کہ ان کو دین سیکھنے اور ایمان تازہ کرنے کا موقع ملتا رہے۔

۱۳۔ تحفہ تحائف دینا:

موقع اور محل کی مناسبت سے نو مسلم کو تحفہ تحائف دینے کی کوشش کریں، اگرچہ معمولی ہی کیوں نہ ہوں مسواک، خوشبو یا دوسری کوئی بھی چیز تحفے میں دی جاسکتی ہے اس سے تعلقات مضبوط ہوں گے اور مکارم اخلاق سے متعلق اسلام کا روشن پہلو نکھر کر ان کے سامنے آسکے گا۔

۱۴۔ مسلکی اختلافات سے گریز کریں:

نو مسلموں کے سامنے فقہی اختلافات اور متنازعہ مسائل کا تذکرہ ہرگز نہ کریں، ان کو کتاب و سنت کی واضح تعلیمات کے مطابق عمل کرنے کا موقع فراہم کریں کیونکہ نو مسلموں کو فقہی اختلافات میں الجھانا حکمت کے خلاف ہے۔

۱۵۔ نجی مسائل کے حل میں شرکت:

اگر وہ ملازمت سے متعلق کسی طرح پریشانی سے دوچار ہو یا کسی قسم کے گھریلو مسائل کا شکار ہو تو اس سلسلے میں جس قدر ممکن ہو اس سے تعاون کریں۔ بسا اوقات ان کو ازدواجی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر غیر شادی شدہ ہو یا پہلی بیوی ساتھ دینے کے لیے تیار نہ ہو تو مسلم معاشرے کی کسی نیک اور صالح لڑکی سے اس کی شادی کرادیں کیونکہ یہ ہمارا اخلاقی اور دینی فریضہ ہے کہ اس کی مشکلات کو کم سے کم کرنے کی کوشش کریں۔ اسلام ذات پات اور رنگ و نسل کے فرق کو بالکل مٹادیتا ہے لہٰذا ان کے متعلق دِلوں میں خواہ مخوا کے تحفظات پیدا نہ کریں۔

آج نو مسلم بہن بھائیوں کو شادی کے معاملے میں جو پریشانیاں اٹھانی پڑتی ہے وہ قابل افسوس ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم نو مسلموں کے لیے

اپنے دلوں میں جگہ پیدا کر کے اپنی دُنیا اور آخرت سنواریں۔

یہ تو وہ فرائض ہیں جو نو مسلموں کے حوالے سے مسلم معاشرے کے ہر فرد پر عاید ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ خصوصی فرائض بھی ہیں، جن کا تعلق مخصوص طبقات سے ہے۔ مثلاً اہل خیر کا فرض ہے کہ وہ نو مسلموں کو مالی و معاشی طور پر تحفظ فراہم کریں۔ وکلاء انہیں مفت قانونی مدد فراہم کریں۔ سماجی ادارے ان کے مسائل حل کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

لمحہ فکر یہ ہے کہ آج نو مسلموں کو مسلم معاشرے میں خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہنے کی بجائے ان کا استحصال کیا جاتا ہے۔ حکومت اور این جی اوز ہوں یا سیاسی اور لسانی تنظیمیں سب ان کے لیے سدّراہ ثابت ہو رہی ہیں۔

آیئے ! جامعہ بنوریہ عالمیہ کا دست و بازو بن کر نو مسلموں کو یقین دلایئے کہ وہ اکیلے نہیں۔ ان کے مسلمان بہن بھائی ہر محاذ پر جامعہ بنوریہ عالمیہ کے شانہ بشانہ ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

وما توفیقی إلا باللہ

قارئین کرام کی توجہ کیلئے

موجودہ معاشرے اور نوجوان نسل کے اذہان کے تناظر میں دینی رہنمائی کیلئے وقت کی تنگی اور مطالعہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مختصر رسالے شائع کئے جاتے ہیں۔ ان رسالوں کی اشاعت کا مقصد گھر گھر اور ذرّہ ذرّہ دینی معلومات کو پہنچانا اور خالصتاً اللہ امت کی اصلاح ملحوظ ہے۔

اس نیک مقصد میں آپ بھی معاون بن کر حسب توفیق اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہانہ ایک ہزار (=/1000) روپے سے باقاعدہ ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کے دیئے ہوئے ایڈریس سے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر ہمارا نمائندہ رسید کے ساتھ وصول کرتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنی استعداد کے مطابق ایک ہزار سے کم اور زیادہ رقم سے بھی ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں، نیز کئی ماہ کی رقم یکمشت بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

اس کے عوض شائع ہونے والا ہر رسالہ (جو مختلف موضوعات پر ہوتا ہے بذریعہ ڈاک آپ کو ارسال کیا جاتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنے کرم فرماؤں کے ایصال ثواب کیلئے اپنی خواہش کے مطابق عامۃ الناس کی دینی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔

آپ جامعہ بنوریہ عالمیہ کے دیے ہوئے آن لائن اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کروا کر بنک سلپ دے کر رسید حاصل کر سکتے ہیں۔

الملتمس : مفتی محمد نعیم رئیس و شیخ الحدیث الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ سائٹ کراچی

اپیل!

بحمد اللہ تعالیٰ! محدود صفحات اور مختلف موضوعات پر مشتمل اصلاح امت کے عنوان سے پابندی سے آنے والے رسالے عوام الناس میں پذیرائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کے لیے قارئین سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

رقم جمع کرانے کیلئے اکاؤنٹ

Jamia Binoria Trust
UBL,S.I.T.E.,Karachi,Pakistan

رابطہ کیلئے: مولانا محمد جنید صاحب
02132575228+02132575229
موبائل: 0322-2394550

اشتہارات، رسیدیں، کلینڈر، پمفلٹ، کمپوزنگ سمیت کتابیں، رسائل کے دیدہ زیب ٹائٹل بنوانے اور اعلیٰ پرنٹنگ کے لیے رابطہ کریں: ملک صادق شہزاد 0300-3970930